سوال

کیا میں اپنے مالک سے زکاۃ لے کر اپنے مستحق رشتے داروں میں تقسیم کر سکتا ہوں؟ اس نے مجھے کہا ہے کہ دو غریب گھرانوں میں یہ زکاۃ کا مال تقسیم کر دو، تو کیا میں اپنی مرضی سے کسی کو بھی دے سکتا ہوں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو زکاۃ کا مال اکٹھا کرنے کے لیے روانہ کیا کرتے تھے جیسا کہ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا:

فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ (صحيح البخاري، الزكاة: 1395، صحيح مسلم، الإيمان: 19)

انھیں (اہل یمن کو) بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مال کا صدقہ بھی فرض کیا ہے جو صاحب ثروت لوگوں سے وصول کر کے ان کے محتاجوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

1. مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کسی دوسرے شخص کو زکاۃ کے مال کی تقسیم کی ذمے داری سونپ سکتا ہے۔ اس لیے اگر آپ کے مالک نے زکاۃ کا مال آپ کے حوالے کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ کسی بھی غریب گھرانے میں تقسیم کر دو، تو آپ اپنے مستحق رشتے داروں کو وہ مال دے سکتے ہیں۔ اگر مالک نے کسی کو متعین کیا ہو کہ یہ زکاۃ کا مال آپ نے فلاں آدمی کو دینا ہے، تو پھر اسی شخص کو دینا ضروری ہوگا۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی	فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ	فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد